REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ لاہور

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱/ر

جمعرات ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۴/۳۸ ✶ ۵ اخاء ۱۳۲۹ ہش ✶ ۵ اکتوبر ۱۹۵۰ء ✶ نمبر ۲۲۸

اخبارِ احمدیہ

رتن باغ لاہور۔ ۴ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت بدستور ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ —— رتن باغ لاہور۔ ۴ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی عام طبیعت خراب ہے۔ کمر میں درد ہے۔ احباب حضرت ام المومنین کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ —— رتن باغ لاہور۔ ۴ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی دن بھر تو طبیعت اچھی رہی مگر شام کو دل میں کمزوری اور گھبراہٹ کی تکلیف شروع ہو گئی۔ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ٹی آئی ہائی سکول چودہ ۱۴ کو کھلے گا

چنیوٹ۔ ۴ اکتوبر۔ ٹی آئی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سکول ۱۴ ماہ رواں کو کھل رہا ہے۔ بچوں کے والدین ۱۳ اکتوبر تک اپنے بچوں کو چنیوٹ بھیج دیں۔

لاہور میں جنرل سر گریسی کی مصروفیات!

لاہور۔ ۴ اکتوبر۔ آج لاہور میں پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی نے اپنے فوجیوں کو اس امر کی تاکید کی۔ کہ وہ نہری سلسلے کو جلد از جلد بحال کرنے کے لئے انتہائی محنتِ شاقہ سے کام لیں۔ آج سہ پہر کو آپ گورنر پنجاب سے بھی ملے اور اپنی فوج کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ آپ نے آج شاہدرہ اور بادامی باغ کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ بھی کیا جہاں اب حالات معمول پر آگئے ہیں۔ اس کے بعد آپ میجر جنرل محمد اعظم کی معیت میں افسروں اور پاکستانی جوانوں سے ملے اور انہیں ان کی شاندار خدمات پر مبارکباد دی۔ آپ نے کہا۔ آپ لوگوں نے اس قومی خدمت سے اپنے ملک کا نام بلند کر دیا ہے۔ اب امدادی مہم ختم ہو چکی ہے، لیکن ابھی تعمیری کام باقی ہے۔ ہم اس سلسلے میں ہر ممکن تعاون کے لئے تیار رہیں۔ آپ سوا چار بجے شام بذریعہ طیارہ پنڈی لوٹ گئے۔

گورنر جنرل کی مراجعت کراچی

کراچی۔ ۴ اکتوبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل بلوچستان گلگت کاغان اور قبائلی علاقوں کا ایک ماہ دورہ کرنے کے

مجلس دستور ساز نے شہریت کے بنیادی حقوق سے متعلقہ سفارشات منظور کر لیں

کراچی۔ ۴ اکتوبر۔ آج پاکستان کی مجلس دستور ساز نے شہریت کے بنیادی حقوق کی کمیٹی کے درمیانی عرصے کی رپورٹ والے حصے کی چار دفعات سے متعلقہ سفارشات منظور کر لیں۔ ان دفعات کی رو سے پاکستان کے تمام باشندے قانون کی نظر میں یکساں حیثیت کے مالک ہوں گے۔ ہر ایک کو جان و مال کی حفاظت اور شخصی آزادی کا حق حاصل ہو گا۔ رنگ و نسل کی بناء پر کسی قسم کا کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے گا۔ ہر شخص کو اجازت ہو گی۔ کہ وہ اپنے مقدمے کی سماعت کے لئے عدالت میں درخواست کرے۔ سفارشات کے متعلق بعض ترامیم بھی پیش ہوئیں لیکن ان میں سے بیشتر گر گئیں۔ باقی مسترد ہو گئیں۔ آج ایوان میں پاکستان کے وزیر داخلہ نے ایک بل پاکستانی باشندے کی تشریح کے متعلق پیش کیا اور پیرزادہ عبد الستار نے آسام سے آنے والے افسروں کے تقرر کی منظوری کے متعلق بل پیش کیا۔ بنیادی حقوق کی رپورٹ پیش کرتے وقت خان لیاقت نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اسلام آج سے ایک زمانہ پہلے ایسی برابری۔ مساوات اور اخوت کی تعلیم دے چکا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اسی قسم کا قانون بنانا چاہیئے جس سے انسانیت کے وقار کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ آپ نے کہا۔ ان دفعات میں مجمل طور پر تقریباً سارے ہی حقوق آ گئے ہیں۔ مساوات کے بغیر آزادی ایک بے معنی چیز ہے۔ اس دستور کی رو سے چھوت چھات قانوناً ممنوع ہو گی۔ اور یہ دستور ان لوگوں کے لئے یقیناً ایک نعمت ثابت ہو گا جو صدیوں سے اس لعنت کا تختۂ مشق ہیں۔ مسٹر دتو اور مسٹر سندر نے تحریک التواء پیش کی۔ کہ اس کو مزید سوچ بچار کے لئے ملتوی کر دیا جائے لیکن یہ مسترد ہو گئی۔

گورنر جنرل کا اختیار

آج ایوان نے ایک اور بل بھی پاس کیا جس کی رو سے گورنر جنرل کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ جب مناسب چاہیں کسی صوبے کے گورنر کو اپنے ایجنٹ کی حیثیت سے اس کے صوبے کے ملحقہ قبائلی علاقے میں حسب ہدایت نظم و نسق کا کام سنبھالنے کا حکم دے دیں۔

پٹ سن کی آئندہ فصل ساری بک جائیگی

نارائن گنج۔ ۴ اکتوبر۔ آج یہاں اخباری نمائندوں کی کانفرنس کو پٹ سن بورڈ کے صدر مسٹر غلام فاروق نے بتایا۔ کہ پٹ سن کی آئندہ فصل کی نکاسی میں کسی قسم کی کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ کیونکہ پاکستان دنیا کی پٹ سن کی منڈیوں پر دن بدن چھاتا چلا جا رہا ہے۔ پچھلے سال کی ساری فصل ختم ہو چکی ہے۔ نئی کا ۳/۴ حصہ منڈی میں پہنچ چکا ہے۔ پٹ سن کے بورڈ نے مال خریدنا شروع کر دیا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ معاہدے کے مطابق ۴ لاکھ من پٹ سن پاکستان نے ہندوستان کو بھیجا۔ پچھلے سال ۵ لاکھ من پٹ سن اور بھیجا۔ اور اب اگر معاہدہ کی تاریخ میں توسیع کر دی جائے تو ۲ لاکھ من اور دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ پاکستان کو ۵۰ ہزار ٹن کوئلہ دے۔

جنگِ کوریا

ٹوکیو۔ ۴ اکتوبر آج جنوبی کوریا کی فوجیں شمالی کوریا کے اندرونی علاقے میں ستر (۷۰) میل تک آگے نکل گئیں۔ اب وہ ذرا سستانے کے لئے کچھ وقفے کے لئے رک گئی ہیں۔

ویمن ایسوسی ایشن کا عطیہ

کراچی ۴ اکتوبر۔ آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کی صدر بیگم لیاقت علی خان نے ایسوسی ایشن کی تمام ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ پنجاب کے سیلاب زدگان کی ہر ممکن امداد کے لئے میدان میں آئیں۔ آپ نے امداد کے لئے دس ہزار

دُور دُور سے

کوئٹہ —— ۴ اکتوبر۔ ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کی درمیانی رات کو افغانستان سے کچھ مسلح دستے چمن کے شمال مشرق میں سرحد عبور کر کے گھس آئے۔ اور دو تین میل اندر آ کر دیواریں بنانا شروع کر دیں۔ انہوں نے کچھ گولیاں بھی چلائیں پاکستانی فوجوں نے انہیں جلد ہی آ دبوچا۔ اب ان کا کامل قلع قمع جاری ہے۔

قاہرہ —— ۴ اکتوبر۔ ایرانی حکومت نے مصری سفیر متعینہ طہران کو اطمینان دلایا ہے کہ ایران اسرائیل کو تسلیم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی وہ یہودیوں سے کوئی تجارتی معاہدہ کرنے والا ہے۔

انقرہ —— ۴ اکتوبر۔ کل یہاں وزیر اعظم نے اس امر کا انکشاف کیا کہ یونان اور ترکی ایک حفاظتی معاہدے کی گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ معاہدہ بحیرۂ روم کے علاقائی دفاعی معاہدہ کی ترتیب کی جانب پہلا قدم ہو گا۔

لیک سکسیس —— ۴ اکتوبر۔ کل ہندوستانی مندوب نے اقوام متحدہ کو متنبہ کیا۔ کہ اسے اقوام متحدہ کی فوجوں کو شمالی کوریا میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے ورنہ مناقشات اور بڑھیں گے۔

سڈنی —— ۴ اکتوبر۔ آسٹریلیا امریکہ سے جو ۲۰ کروڑ ڈالر کا قرضہ لے رہا ہے۔ اس کا بڑا حصہ بجلی پیدا کرنے اور زراعت میں ترقی کے لئے مشینی سامان کی خریداری پر صرف ہو گا۔

۴ روپے ایسوسی ایشن کی طرف سے پہلی قسط کے طور پر ارسال کئے ہیں۔

کراچی —— ۴ اکتوبر۔ آج مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے سندھ اسمبلی کی نامزد نشستوں کے متعلق اپیلوں کی سماعت کی۔ بورڈ کا دوسرا اجلاس جمعے کو ہو گا۔

کراچی —— ۴ اکتوبر۔ آج سندھ کے سابق گورنر مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ کی برسی منائی گئی اور تعزیت کے طور پر تمام دفاتر اور ادارے بند رہے۔

کراچی —— ۴ اکتوبر۔ سندھ آبزرور کے دفتر میں پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کی مجلس قائمہ کا جو اجلاس صبح ہونے والا تھا۔ وہ کل شام ۷ بجے تک ملتوی کر دیا گیا۔

ٹنڈر مطلوب ہیں

لاہور میں بیس (۲۰) ٹرانسپورٹ پناہ گاہوں کے لئے جن کی تعداد چالیس (۴۰) تک ہونے کی امید ہے۔ ایسے اشتہار دینے والے منظور شدہ ایجنٹوں سے پنجاب ٹرانسپورٹ سروسز میں ٹنڈر مطلوب ہیں جو آئندہ ۱۲ ماہ کے لئے سامنے اور اطراف کے نچلے حصوں کیلئے اشتہار فراہم کر سکیں۔ ہر ایک اشتہار لگانے سے پہلے افسر متعلقہ سے منظور کرانا ضروری ہے۔ اور ایک باضابطہ اقرار نامہ کرنا بھی مطلوب ہو گا۔ سربمہر ٹنڈر **ڈائریکٹر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروسز پنجاب کے پاس ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۰ء بروز ہفتہ صبح تک پہنچ جانے چاہئیں۔**

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس سے چھپوا کر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دربارہ انتخاب امراء

انتخاب امراء کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ایسے قواعد بنائیں جن کے نتیجہ میں امارت کے انتخاب کا نوٹس ہر احمدی کو بروقت پہنچ جائے۔ اگر ہم ایسا قانون بنا دیں تو یہ بدظنی کہ نوٹس اس طرح نہیں دیا جاتا کہ سب لوگ جمع ہو سکیں باطل ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف اگر انتخاب کے وقت بھی بعض لوگ بلاوجہ غیر حاضر رہتے ہیں تو ہمیں کوئی نہ کوئی ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے جس سے ان کی اصلاح ہو اور جماعت میں بیداری پیدا ہو۔

میرے نزدیک یہ ایک خطرناک جرم ہے کہ انتخاب کے وقت کوئی احمدی نہ پہنچے۔ جماعت کے ہر شخص کو تحریری نوٹس بھجوانا چاہیئے اور پھر ہر شخص سے رسید حاصل کرنی چاہیئے اور جو شخص انتخاب کے موقع پر غیر حاضر رہے اسے جرمانہ کرنا چاہیئے۔ اس سے آہستہ آہستہ جماعت کے لوگوں کی اصلاح ہو جائے گی اور وہ اپنے فرائض کو زیادہ عمدگی کے ساتھ محسوس کرنے لگیں گے۔"

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

آڈیٹر کی ضرورت ہے!

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ایک ایسے آڈیٹر کی ضرورت ہے جو صیغہ تعمیر کے حسابات کو اچھی طرح سمجھتا اور اسے آڈٹ کرنے کا تجربہ اور اہلیت رکھتا ہو۔ محکمہ پی ڈبلیو ڈی کے صیغہ عمارات اور سڑکوں کے فارغ شدہ احمدی دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ سلسلہ کی خدمت کے خواہشمند احمدی دوست جو اس کام کا تجربہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مع نقول اسناد پتہ ذیل پر جلد از جلد بھجوا دیں۔ اور یہ بھی لکھیں کہ وہ کس قدر تنخواہ لیں گے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ

تحریک جدید ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ موت کے بعد بھی ہزاروں سال ثواب ملتا رہیگا

مکرمی ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آف کوئٹہ جو تحریک جدید میں ابتدا سے حصّہ لیتے آ رہے ہیں۔ گذشتہ سال ملازمت سے ریٹائر ہوئے اور اپنے آپ کو حضرت اقدس کے حضور سلسلہ کی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نظارت بیت المال میں لگا دیا۔ تحریک جدید کے سولہویں سال کا وعدہ آپ نے ۱۵۲/ روپیہ کا پیش حضور کیا۔ جو ملازمت کے زمانہ کے ادا کردہ وعدہ پر اضافہ سے تھا۔ انہوں نے ۲۴/ کی رقم قسط وار ادا کی تھی۔ اب جبکہ سال کا آخری وقت قریب آ گیا ہے تو ان کو یاد دہانی کرائی گئی کہ وقت قلیل رہ گیا ہے لیکن اس وقت تک ادائیگی بہت ہی کم ہے۔ ۱۲۶ روپیہ ادا فرما دیں۔ تو انہوں نے اسی وقت اپنی امانت سے چیک دیتے ہوئے فرمایا کہ روپیہ تو تھا۔ مگر دیر سے ادا کرنے کی وجہ سے ۱۳۰/ کا چیک ارسال ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ان دوستوں کو جن کے پاس روپیہ ہے یا امانت میں ہے یا بنک میں پڑا ہے اور ان کے وعدہ کی رقم پوری ادا نہیں ہوئی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اب اس وجہ سے کہ سال کا آخری وقت آ گیا ہے۔ خاص توجہ فرما کر نہ صرف اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیں بلکہ وعدہ میں اضافہ کر کے دیر سے دینے کی بھی تلافی کریں۔ یاد رہے "تحریک جدید ایک صدقہ جاریہ ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے رہیں گے۔"

پس اگر آپ کا وعدہ آئندہ کسی ماہ کا ہے تو اسی ماہ میں ادا فرما کر اپنے وقت مقررہ سے پہلے ادا کر کے زیادہ ثواب لیں۔ آپ دیکھیں کہ کیا آپ اپنا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو فوری توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

تعلیم الاسلام کالج میں لیکچر

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام بروز جمعرات گیارہ بجے قبل دوپہر کالج ہال میں مکرم مولوی ابوبکر صاحب فاضل آف انڈونیشیا نوجوانوں سے خطاب فرمائیں گے۔ انڈونیشیا کے سیاسی و مذہبی حالات بیان فرمائیں گے۔ احباب شرکت فرما کر مستفید ہوں۔

سیکرٹری مجلس ارشاد

درخواست دُعاء

میرے والد جناب چوہدری محمد علی خان صاحب کچھ دنوں سے بیمار رہیں۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مختار احمد ایجنٹ برما شیل نواب شاہ سندھ

سرخ سیلاب

(از [illegible] لاہور)

(۱) سرخ سیلاب کی موجوں سے بہلنے والو — یہ کہیں عظمتِ انسان کا ہی خون نہ ہو
جس کی پرواز نے تاروں پہ کمندیں ڈالیں — وہ تمہارے ہی پر و بال کا مرہون نہ ہو

(۲) تم جو پرستار ہو جن سرخ خداوندوں کے — وہ تمہارے ہی کہیں خون کے پیاسے تو نہیں
جن کو پیغام سکوں تم نے سمجھ رکھا ہے — کسی پرکار کے رنگین دلاسے تو نہیں

(۳) نوکِ سنگین پہ جب ہوتا ہے مظلوم کا سر — تم اسے سرخ پھریرے کا لقب دیتے ہو
افقِ شرق سے پھوٹے ہیں لہو کے دھارے — تم اسے سرخ سویرے کا لقب دیتے ہو

(۴) ہاں اسی سرخ سویرے کی ضیاؤں کے طفیل — دامنِ چرخ سے انمول ستارے ٹوٹے
تم نے نادار کی غربت کا سہارا لے کر — کتنے مجبور عقائد کے خزینے لوٹے

(۵) تم ہی سلگاتے ہو اس دور میں افلاس کی آگ — تم ہی اس آگ کے شعلوں کو ہوا دیتے ہو
منعقد کرتے ہو پھر سرخ شیاطین کا رقص — اور ایمان کی قندیل بجھا دیتے ہو

(۶) جسم گیتی پہ ہو تم ایک بھیانک ناسور — جس سے رستا ہے ابھی عصمتِ احساس کا خون
اس کے ہر ریشے سے تم منجتے ہو سرخ اجنبی جال — اب بھی میں تم کو جفا کار کہوں یا نہ کہوں

بکثرت طلباء آئیں!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"اس کالج کے قائم کرنے سے ہماری غرض یہ تھی کہ احمدی طلباء اکٹھے رہیں اور احمدی اساتذہ سے ہی تعلیم حاصل کریں۔ تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے اندر دینی روح بھی ترقی کرتی چلی جائے اور وہ سلسلہ کیلئے مفید وجود ثابت ہوں۔ مگر یہ فائدہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب باہر سے طالبعلم آئیں اور ہمارے کالج میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کریں۔ خالی کالج بنا دینے سے ہماری غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ باہر سے بکثرت طلباء آئیں اور تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہو کر اپنی تعلیم مکمل کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۴۹ء)

داخلہ کی تاریخیں { تھرڈ ایئر - فورتھ ایئر - بی اے - بی ایس سی -
سیکنڈ ایئر ایف اے - ایف ایس سی نان میڈیکل
ایم اے - ایم ایس سی سب مضامین۔ } ۳۰ ستمبر سے ۱۱ اکتوبر تک

تفصیلات کیلئے کالج پراسپکٹس طلب فرمائیے

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

پتہ مطلوب ہے:- چوہدری عبد اللطیف صاحب طاہر برادر چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ جہاں کہیں ہوں مجھے ذیل کے پتہ پر خط لکھیں۔

بشارت احمد متعلم ایف اے تعلیم الاسلام کالج لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ——— لاہور
مورخہ ۵ راکتوبر ۱۹۵۰ء

خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو......

(مسیح موعود علیہ السلام)

آج ہم الفضل میں کسی دوسری جگہ جناب منظور الٰہی صاحب بی۔ اے آنرز پنڈ دادنخاں کا ایک مضمون بعنوان "قوم سبا۔ سیلاب اور ہم" معاصر مغربی پاکستان سے نقل کر رہے ہیں۔ اس مضمون سے اور دیگر اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ کہ نہ صرف مسلمانوں ہی نے موجودہ سیلاب کو عذاب الٰہی سے موسوم کیا۔ بلکہ غیر مسلموں نے بھی اس کو انسانوں کے گناہوں کا ہی نتیجہ ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ جہاں پاکستان کے مسلم اخبارات میں ایسے خیالات کا بکثرت اظہار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ جناب منظور الٰہی صاحب کے متذکرہ بالا مضمون میں کیا گیا ہے۔ وہاں ہندوستان کے بھی اکثر اخبارات نے حالیہ زلزلوں اور سیلابوں کو دنیا میں پاپ کے بڑھ جانے کا ہی نتیجہ بیان کیا ہے۔ اور اس کے متعلق عبرت آمیز پند و نصائح فرمائے ہیں۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ان من امۃ الاخلا فیھا نذیر۔ یعنی دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ کا نذیر نہ آیا ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہر قوم میں نذیر آتے رہے ہیں۔ جو اپنی اپنی قوم کو نہ صرف آخری خطرہ سے ڈراتے رہے ہیں۔ بلکہ ان عذابوں سے بھی ڈراتے رہے ہیں۔ جو گناہوں کی وجہ سے اسی دنیا میں آنے والے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ غیر مسلم اقوام میں جو موجودہ سیلاب سے اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی عارضی کیوں نہ ہو ضرور اس وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کہ ان قوموں میں بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ڈرانے والے آتے رہے ہیں۔

اور اب یہ خوف گویا ان کی فطرتوں میں تحت شعور بن کر رہ گیا ہے۔ اسی لئے نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ تقریباً ہر مذہب کے لوگوں نے موجودہ بے پناہ زلزلوں اور سیلابوں کو یک زبان ہو کر عذاب الٰہی سے موسوم کیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر ایسی قوموں میں ایسے لوگ نہ آئے ہوتے۔ جو ایسی بڑی بڑی بے پناہ تباہیوں کی وجہ قوموں کے گناہوں کی طرف منسوب کر کے یہ نہ بتاتے۔ کہ یہ عذاب اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے بطور سزا کے اور بطور انتباہ کے ہیں۔ تو ناممکن تھا۔ کہ یہ لوگ ان عذابوں کو گناہوں کے ساتھ منسوب کرتیں۔ اور ان کو اپنے گناہوں کی سزا سمجھتیں۔ ان قوموں کا ان عذابوں کو اپنے گناہوں کی طرف منسوب کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ کسی نہ کسی وقت ان قوموں میں کوئی نہ کوئی اللہ تعالےٰ کا نذیر آتا رہا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ قرآن کریم میں اس بات کی اچھی طرح وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر قوم میں اپنا نذیر بھیجتا رہا ہے۔ اور نذیر کے معنے یہاں انتباہ کرنے والے کے ہی لئے جائیں گے۔ جو گناہوں میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو عذاب قریب اور عذاب بعید دونوں سے ڈراتے رہے ہیں۔

اس وقت دنیا میں تمام الہامی کتابوں میں سے صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جس نے نہ صرف اصولاً بلکہ گذشتہ امتوں کی واضح اور بدیہی مثالیں دے دے کر یہ بات دلوں میں جاگزین کرنے کا پورا پورا اہتمام کیا ہے۔ کہ جب کوئی قوم یا تمام دنیا گناہوں میں اس قدر غرق ہو جاتی ہے۔ کہ انسانی حیات کے اس ارتقائی سفر میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق اللہ تعالیٰ کی متعینہ منزلِ مقصود تک انسانیت کو پہنچانے کے لئے ضروری ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایک فوری اقدام لیتا ہے۔ تاکہ یا تو وہ قوم اپنے گناہوں سے تائب ہو کر صراط مستقیم کی طرف رجوع کرے۔ اور یا پھر ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔ تاکہ وہاں نئی مخلوق لائی جائے۔ جو اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالے۔ اور اس منزل کی طرف جادہ پیما ہو۔ جہاں اللہ تعالےٰ انسانیت کو لے جانا چاہتا ہے۔

قرآن کریم میں یہ بات بار بار بیان کی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ جب وہ دیکھتا ہے۔ کہ کوئی قوم ایسے وطیرے اختیار کر رہی ہے۔ کہ اگر اس کو ان سے روکا نہ گیا۔ تو وہ تباہ ہو جائیگی۔ تو وہ اس کو بچانے کے لئے اپنے نذیر بھیجتا ہے۔ جو آکر اپنی قوم کو اس کی غلطیوں سے اور ان کے بد انجام سے آگاہ کرتے ہیں۔ اور الٰہی عذاب سے ڈراتے ہیں۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات اللہ تعالےٰ ایسی قوموں پر پہلے ہلکے ہلکے عذاب لاتا ہے۔ تاکہ وہ ان سے ڈر کر سیدھی راہ اختیار کر لیں۔ لیکن وہ ایسے ہلکے عذاب بھی انہیں اپنے نذیر کے ذریعہ متنبہ کرنے کے بغیر نہیں لاتا۔ جو قومیں ان ابتدائی عذابوں سے ڈر کر تائب ہو جاتی ہیں۔ وہ بچ جاتی ہیں۔ مگر جو پھر بھی تائب نہیں ہوتیں۔ تو آخر اللہ تعالےٰ ایک ایسا عذاب لاتا ہے۔ کہ اس قوم کا نام و نشان بھی نہیں رہتا۔

یہاں ان عذابوں کا ذکر ہے۔ جو فوق العادت اور قومی پیمانہ پر ہوتے ہیں۔ جن کے تکوینی اسباب معلوم کرنا انسان کے احاطۂ ادراک سے باہر ہوتے ہیں۔ ورنہ بعض ایسی تباہیاں بھی آتی رہتی ہیں۔ جو محض تکوینی قوانین کی خلاف ورزی سے آتی ہیں۔ ایسی تباہیاں بے شک عذاب تو ہوتی ہیں۔ مگر ہم ان کو وہ عذاب الٰہی نہیں کہہ سکتے۔ جو صرف قوموں کے گناہوں کی وجہ سے آتے ہیں۔ اور جن کے آنے کی اللہ تعالےٰ پہلے خبر دے دیتا ہے۔

بے شک اللہ تعالےٰ کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ اللہ تعالےٰ اپنے تکوینی قوانین کے مطابق مادی دنیا میں ہر وقت عظیم الشان تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے۔ مگر ہم ہر تغیر و تبدل کو نہ تو اس معنی میں معجزہ لیتے ہیں۔ جس معنی میں انبیاء علیہم السلام کے معجزے معجزے کہلاتے ہیں۔ اور نہ ہر تباہی کو عذاب الٰہی کہہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ وہ فوق العادت ہونے کے ساتھ ساتھ ایسی تباہی نہ ہو۔ جس کی اللہ تعالےٰ نے پہلے خبر دی ہو۔ اور قوموں کے گناہوں کے عوض ہوئی ہو۔

ان سیلابوں کو ہی دیکھ لیجئے۔ ایک مادہ پرست کہہ سکتا ہے۔ کہ انہیں عذاب الٰہی کہنا غلط ہے۔ اس سال ذرا معمول سے زیادہ بارش ہو گئی ہے۔ اس لئے طغیانیاں آگئی ہیں۔ اس میں عذاب الٰہی کی کونسی بات ہے۔ دنیا میں ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ یہی بات وہ زلزلوں کے متعلق کہہ سکتا ہے اگر ہم یہ کہیں کہ یہ فوق العادت ہیں۔ بلکہ اگر یہ بھی کہیں۔ کہ دیکھو تمام پہلی مقدس کتابوں میں اس زمانے کے عذابوں کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی آخری کتاب قرآن کریم میں بھی ان عذابوں کی واضح خبر دی گئی ہے۔ تو وہ مادہ پرست پھر بھی انکار کر سکتا ہے۔ اور کہہ سکتا ہے کہ ان پیشگوئیوں اور اخبار کو آپ خواہ مخواہ موجودہ سیلابوں اور زلزلوں پر چسپاں کر رہے ہیں محض لفظی کھینچ تان سے آپ اس کو عذاب الٰہی سے موسوم کر رہے ہیں۔ ورنہ یہ تو صاف صاف بعض قوانین قدرت کا نتیجہ ہیں۔ پھر ان باتوں کو کچھ اتنی مدت ہو چکی ہے۔ کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ تباہیاں ان باتوں سے کوئی تعلق رکھتی ہیں۔ اور اس لئے یہ اس زمانے کے لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے عذاب الٰہی کہلا سکتی ہیں۔

الغرض ایک ایسے معترض کو ایسی صورت میں ہم نہیں منوا سکتے۔ کہ یہ تباہیاں جو اس زمانے میں آرہی ہیں۔ واقعی عذاب الٰہی ہیں۔ اور ان گناہوں کی وجہ سے ہیں۔ جس میں آجکل کا انسان مبتلا ہو گیا ہے۔ لیکن

اگر ہم اس کو یہ بتائیں۔ کہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ کہ جب ان تباہیوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ تو ایک بشر نے پکار کر یہ کہا کہ

"خدا فرماتا ہے۔ کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔......

زمین پر اس قدر تباہی آئیگی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی .... وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔

اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا"

غور کیجئے۔ ہمیں میں سے اٹھ کر ایک شخص یہ اس وقت کہتا ہے جب ان آفات کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اور وہ آفات ظہور پذیر ہونے لگتی ہیں۔ تو اس سے کیا ثابت ہوا۔

(اول) ضرور یہ شخص اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر کہہ رہا ہے۔

(دوم) یہ آفات محض تکوینی فوق العادت اور اتفاقی نہیں ہیں۔

(سوم) یہ آفات واقعی گناہوں کی پاداش میں ہیں۔

(چہارم) اس لئے متذکرہ باتوں کے پیش نظر ہم ان آفات کو عذاب الٰہی سے موسوم کریں گے۔

(پنجم) پہلے نبیوں اور قرآن کریم کی پیشگوئیاں درست ہیں۔

ضد کی اور بات ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کے وقت ایسے ضدی بھی ہوتے ہی رہے ہیں۔ لیکن اب کوئی مادہ پرست سے مادہ پرست انسان بھی کم از کم واقعتاً اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فرستادگان نے جو پہلے خبریں دی ہیں۔ وہ سچی ہیں۔ کیونکہ اب ان کے سامنے ایک ایسا انسان موجود ہے۔ جس نے وہی دعوے کئے۔ جو پہلوں نے کئے تھے۔ اور وہی خبریں دیں۔ جو پہلوں نے دی تھیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ وہ وقت آگیا ہے۔ کہ ان نبیوں کی باتیں پوری ہوں۔ اور بغیر اس کے کہ کوئی زیادہ وقفہ پڑا ہو۔ وہ باتیں پوری ہونے لگی ہیں۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے جو اپنے رحم و کرم سے یہ شرط لگائی ہے کہ ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا وہ بھی پوری ہو گئی ہے۔ اس نے اتمام حجت کر دی ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ واقعی یہ غیر معمولی آفات عذاب الٰہی ہیں۔ جو دنیا کو اس کے گناہوں کی وجہ سے دیا جا رہا ہے۔ اور اس عظیم عذاب کا پیش خیمہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کا خودکاشتہ پودا

(۲)

(از مکرم ابو الفتح پروفیسر محمد عبدالقادر صاحب ایم۔ اے (علیگ)

اس اجمال کی تفصیل کے لئے تو ایک دفتر چاہئے لیکن مشتے نمونہ از خروارے ہدیہ ناظرین کرام ہے اور امید ہے کہ وہ ان واقعات کی سطحی نظر کر کے جو ذیل میں درج ہیں میرے نظریہ کے ساتھ بکلی اتفاق کریں گے عہد اکبری کی یہ دردناک کہانی کون نہیں جانتا کہ اس عظیم الشان بادشاہ نے اپنے اقتدار و جبروت سے کام لے کر کس طرح ایک طرف اپنی قوم کے لئے ہندوؤں سے بے جا تعلقات پیدا کر کے نسلی اختلاط کا سامان مہیا کیا اور دوسری طرف مذہبی بے غیرتی جس کا آجکل رواداری نام رکھا گیا ہے کے باعث ہندوؤں اور عیسائیوں کا وہ نفوذ سلطنت اور معاشرتی ماحول میں ہونے دیا جس نے اس کے عہد کے راسخ العقیدہ مسلمانوں کو کنج خمول میں ڈال دیا اور اشاعت اسلام کی راہ میں ہزاروں دقتیں پیدا کر دیں۔ نہ صرف اکبر بلکہ اس کے وزیر باتدبیر ابوالفضل کے کارنامے اس راہ میں اس کے آقا سے کم نہیں عیسائی مشنریوں کی نامناسب تائید میں نہ صرف اس نے آسانیاں بہم پہنچائیں بلکہ باوجود ادعاء اسلام کے عیسائیت کی تائید میں۔ اگرچہ لاعلمی کے باعث، ایسے کلمات کہے جو اس کے اسلام پر بدنما داغ ہیں اور خالص توحید اسلامی و ابراہیمی کے سینے پر ایک زہر آلود تیر۔ اس کے مکاتیب جو اب بھی مدارس اور یونیورسٹیوں میں اعلیٰ نصاب میں شامل ہیں اس امر پر گواہ ہیں۔ اس نے اپنی غیر دانشمندانہ رواداری کے جوش میں آکر کہہ دیا ؎

ای نام تو ژند و پاژند الخ!!

یہی وہ فضا تھی جس کے بد اثرات کو دیکھ کر ہزاروں میل دور رہنے والے انگریزوں نے اس ملک میں تجارت کے نام سے اپنا اثر قائم کرنے کا تہیہ کر لیا اور یہ خواہش عہد جہانگیری میں سرطامس رو کی سفارت کی صورت میں ظاہر ہو کر اس قوم کے تجارتی منافع اور سیاسی اقتدار کا پیش خیمہ بن گئی۔ بعد کے آنے والے بادشاہوں نے باستثناء اورنگ زیب کوئی کمی نہیں کی تجارتی سہولتیں اور محصولوں کی معافیاں ملتی رہیں یہاں تک کہ شاہ عالم کے دور میں آکر یہ تاجر ملک کی سیاست اور نظم و نسق پر اس طرح حاوی ہو گئے کہ بہار و بنگال و اڑیسہ کی دیوانی کلائیو کو تقریباً بلا مانگے مل گئی۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ سیرۃ المتاخرین کے مصنف کو بڑے تعجب کے ساتھ کہنا پڑا کہ شاہ عالم نے کلائیو کو دیوانی جس بے اعتنائی اور لاپرواہی سے بخش دی اس لاپرواہی سے لوگ باربرداری اور سواری کے جانوروں کا سودا بھی نہیں کرتے۔

سلاطین مغلیہ کے آخری تاجداروں کے عہد کے واقعات طبعاً اس باب میں اور بھی انگریزوں کے لئے حوصلہ افزا ثابت ہوئے۔ بنگالہ اور اودھ کے صوبیداروں کی مربیانہ توجہات نے ان کے قدم کو اور بھی استوار کر دیا۔ اور پھر جب سراج الدولہ کا عہد آیا تو اس کی ساری اصلاحی کوششیں ایک مسلمان سپہ سالار ہی کے باعث رائیگان گئیں۔ کون اس امر سے انکار کر سکتا ہے کہ سلطان ٹیپو شہید کی طاقت کو کمزور کرنے اور بالآخر اس اولوالعزم تاجدار کے خاک و خون میں ملانے کے باعث مسلمان وزراء اور امراء ہی تھے؟ کیا اقبال نے ؎

جعفر از بنگال و صادق از دکن
ننگ قوم و ننگ دیں ننگ وطن

کہہ کر کسی ایسی جماعت کے بانی کی طرف توجہ دلائی ہے جس کا کام شب و روز تبلیغ و اشاعت اسلام کے سوا کوئی اور نہ تھا؟

مرور ایام اور حوادث قومی و ملکی نے انگریزوں کے لئے راستے اور بھی صاف کر دیئے۔ یہاں تک کہ جب ۱۸۵۷ء کا زمانہ آیا اور مسلمانوں کا آخری بادشاہ صرف لال قلعہ کا حاکم بن کر رہ گیا اور ان حالات کو دیکھ کر ابنائے وطن نے اجانب کے اثر و اقتدار سے رہائی کیلئے ایک کوشش کی۔ اس وقت بھی خود پایہ تخت دہلی میں کیا ایسے وزراء اور حکماء کا خاندان موجود نہ تھا جس نے ملک و ملت سے غداری کر کے مسلمانوں کے ایک آخری اقتدار سیاسی کے دھندلے نشان کو بھی اس ملک میں مٹا دیا اور اس کے صلے میں انگریزوں سے انعامات اور جاگیریں لیں؟ اگر کربلا میں ائمہ معصومین اور ان کی پیاس کو خنجر سے بجھانے والے مسلمان ہی تھے تو بلاشبہ یہ بھی درست ہے کہ بہادر شاہ ثانی کو قید کرانے اس کے سارے گھرانے کو طرح طرح کی ایذاؤں سے ہلاک کرنے، مسلمانوں کی آبرو کو خاک میں ملانے اور انگریزوں کی شہنشاہیت کو استحکام کلی تک پہنچانے والے بھی مسلمان کہلانے والے تھے کوئی اور نہ تھا۔

ان واقعات کے بعد جو بددلی طبعاً مسلمانوں کو انگریزوں سے ہوئی اور جس کے باعث وہ ان سے متنفر ہو کر ان کی تعلیم اور تمدن سے الگ رہنا چاہتے تھے اس سے کون تاریخ دان ہے جو واقف نہیں؟ نیز یہ امر بھی اظہر من الشمس ہے کہ ایسے وقت جبکہ ابنائے وطن بڑی تیز رفتاری سے انگریزی تعلیم کی طرف جا رہے تھے مسلمان کچھ بھی من حیث الجماعت اس نئی تعلیم کی طرف مائل نہیں ہونا چاہتے تھے مسلمانوں کی ایک جماعت نے سرسید احمد خان کی زعامت میں انہیں اس طرف مائل کیا۔ اس وقت یہ امر زیر بحث نہیں کہ آیا انہوں نے اچھا کیا یا برا۔ لیکن یہ حقیقت تاریخی ہے کہ سرسید اور ان کے رفقاء کار نے نہ صرف مسلمانوں کو انگریزی تعلیم سے روشناس کیا بلکہ انکی اس بددلی اور نفرت کو بھی مٹایا جو انگریزوں کو کھٹکتی تھی اور جسے وہ سلطنت کے قیام و استحکام کے لئے مضر سمجھتے تھے۔ سرسید کا یہ بڑا احسان سلطنت انگریزی پر تھا۔ یہ امور ان کے خطبات سیاسی کے مطالعہ کرنے والے پر پوری طرح واضح ہو جاتے ہیں۔ سرسید نے انگریزوں کی حمایت جس جوش اور اخلاص سے کی اس کی نظیر اس زمانے کے سیاسی اور علمی رہنماؤں میں نہیں پائی جاتی ہے۔ ان کی انگریز دوستی کا یہ عالم تھا کہ جب خود انگریزوں نے اپنے ملکی نظام حکومت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کانگرس کی بنیاد رکھوائی تو سرسید نے اس کی تائید نہ کی اور تمام مسلمانوں کو الا ماشاء اللہ اس سیاسی جماعت سے الگ رکھا جس کا آج تک ہندوستانی لیڈروں کو گلہ ہے۔ الغرض ۱۸۵۷ء کے بعد جو دور ہندوستان کی حکومت میں انگریزوں کا شروع ہوا اس کے ہر دلعزیز بننے اور انگریزی زبان، تعلیم، روش اور تہذیب کو ملک میں اور خاص کر مسلمانوں کے اندر رائج کرنے میں جو گراں قدر سعی سرسید نے کی اور جس کا فائدہ انگریزوں کی شہنشاہیت کو ہندوستان میں ہوا۔ اس سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ خود انگریزوں کو اس کا اعتراف ہے اور ان کا یہ اعتراف اس توجہ کی صورت میں ظاہر ہوا جو سرسید کی قائم کردہ درسگاہ علی گڑھ کی طرف حکومت کو ہوئی اور جو انعامات و خطابات ان کے قومی و ملکی خدمات کے صلے میں انگریزوں نے انہیں عطا کئے۔

انگریز اس برصغیر میں اپنے قومی اور سیاسی مذاق کے مطابق ایک پارلیمانی حکومت تدریجاً قائم کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اس غرض کو پوری کرنے کے لئے انہوں نے انڈین نیشنل کانگرس کا قیام پسند کیا تھا۔ اور اس کی خود خود ان کے ہاتھوں سے پڑی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ کانگرس صحیح معنوں میں ایک حزب مخالف کا کام دے کر حکومت کے نظام میں ایک مفید توازن پیدا کرے۔ لیکن جب کانگرس نے کوئی اور راہ اختیار کر لی جو حکومت کے لئے بجائے مفید ثابت ہونے کے تشویش کا باعث ہوئی۔ اور ہندوؤں کی محسن کش طبیعت نے دہشت پسندی اور بد امنی ملک میں پھیلائی تو پھر اس وقت شہنشاہیت برطانیہ کی تائید کے لئے ان کی نگاہ مسلمانوں کی طرف اٹھی۔ ان مندہ بے درم مسلمانوں نے بڑی گرمجوشی سے لبیک کہا اور لارڈ منٹو کے عہد حکومت میں مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس والہانہ ملکہ فدویانہ عقیدت مندی کے ساتھ لیگ نے انگریزوں کا ساتھ دیا وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ ابتدائے قیام لیگ سے تقسیم ہند کے قبل تک، لیگ پر بڑے بڑے صبر آزما ادوار آئے۔ جبکہ لیگ کیلئے مسلمانوں کی وفاداری کو انگریزوں کے حق میں قائم رکھنا مشکل تھا۔ لیکن ان مشکلات کے باوجود بھی ایک لمبے عرصے تک لیگ نے انگریزوں کی تائید اور ابنائے وطن کی مخالفت پر اپنا پورا زور صرف کیا اور اس طرح پر انگریزوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو دیر تک سنبھالے رکھا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لیگ کی یہ پالیسی غلط تھی یا وہ اپنے وطن کی دشمن تھی بلکہ ابنائے وطن نے جس طرح مسلمانوں کو اپنی سیاسی اور اقتصادی پالیسی سے دوچار کیا تھا۔ لیگ کیلئے انگریزوں کی وفاداری کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ لیگ ہی وسطیٰ جنھر وہ نہ تھی بلکہ خود کانگرس بھی انگریزوں کی وفاداری کے ریزولیوشن پاس کرتی چلی آئی ہے۔

ان حقائق تاریخی و سیاسی کے رہتے ہوئے کس طرح کوئی عقلمند اور خداترس حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت پر انگریزوں کی بے جا حمایت اور خودغرضانہ دوستی کا الزام لگا سکتا ہے۔ البتہ اگر کوئی سچائی قابل قبول ہے تو یہ ہے کہ انگریزوں کی شہنشاہیت بجنہٖ خود مسلمانوں کے دست کرم کی پروردہ تھی اور یہ پودا خود انہیں کے ہاتھ کا لگایا ہوا تھا ؎ اے صبا این ہمہ آوردہ تست

"لالہ ساغر گیر و نرگس مست و بر ما نام فسق؟!
داوری دارم بسے یارب کرا داور کنم؟!"

تقرر امرا جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

مندرجہ ذیل امراء جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے۔ جماعت ہائے متعلقہ نوٹ کر لیں۔

(۱) جماعت احمدیہ پشاور شہر — بابو شمس الدین صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ پشاور
(۲) جماعت احمدیہ قصور — مرزا محمد صدیق بیگ صاحب ڈپٹی ڈسٹرکٹ انسپکٹر
(۳) جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ — مولوی نور محمد صاحب اوورسیر

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ولادت

مورخہ ۳۰.۹ بوقت صبح ۷ بجے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک اور بچہ عطا فرمایا ہے اس کی صحت۔ درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشیر احمد ونیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح نفس کے طریق

(از غلام رسول صاحب ۳۵ ضلع سرگودہا)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اصلاح نفس کا دسواں ذریعہ تلاوت قرآن مجید ہے۔ انسان کی مثال اس مسافر کی طرح ہے۔ جو رات کی تاریکی کی وجہ سے صحرا میں بھٹک رہا ہو۔ اس کو اس تاریکی سے نجات پانے کے لئے کسی روشنی کی ضرورت ہے جس کی مدد سے منزل مقصود تک پہنچ جائے اسی طرح انسان روحانیت کے میدان میں بالکل اندھیرے میں ہے۔ جو تک اس کو خدا کی طرف سے کوئی روشنی میسر نہیں آتی راہ مستقیم پر نہیں آ سکتا۔ خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں انسان کو روحانی خطرات سے بچانے کے لئے کوئی نہ کوئی مشعل راہ انبیاء علیہ السلام کے ذریعہ نازل فرماتا رہا ہے۔ جس کی مدد سے انسان اپنے مقصود کو حاصل کرتا تھا۔ اس زمانہ میں انسانی ہدایت کے لئے قرآن مجید آخری مشعل ہے۔ جس کے نور میں انسان چلکر اپنے مطلب کو پا لیتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے شروع میں ہی فرماتا ہے۔ "ھدی للمتقین" یعنی اے لوگو! اگر تم تقویٰ کی باریک راہوں سے گذر کر اپنے مقصود کو پانا چاہتے ہو۔ تو قرآن مجید کو لازم پکڑو۔ کیونکہ یہی آخری مشعل راہ ہے۔ جس کی ضیاء میں چلکر مقصود پا سکتے ہو۔ اور انسان کا مقصود اعظم "اصلاح نفس" ہی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے انبیاء علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت قرار دیا ہے۔

پس قرآن مجید کی تلاوت ہی انسان کی اندرونی غلاظتوں کو دھونے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی تلاوت سے انسان خدا تعالیٰ کے حسن واحسان اور خوف سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ جو اصلاح نفس کے بہترین ذرائع ہیں۔

گیارھواں ذریعہ اصلاح نفس کا محاسبہ ہے جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے وہ شخص کبھی بھی اپنے دامن کو گناہوں کی میل سے ملوث نہیں ہونے دیتا

محاسبہ کا مطلب یہ ہے۔ جب انسان رات کے وقت تمام کاموں سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹے۔ اس وقت تمام دن کی کارگذاری پر نظر دوڑائے اور سوچے کہ کون کون سے افعال اعمال اور اقوال خدا کے حکم کے خلاف سرزد ہوئے ہیں۔ جس جس فعل۔ قول اور عمل کو خلاف حکم پائے اس سے آئندہ بچنے کی کوشش کرے۔

بارھواں ذریعہ اصلاح نفس کا "الصلوٰۃ" ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ رسول کریمؐ نے ایک دفعہ صحابہ کرام کو فرمایا کہ اگر کسی شخص کے دروازے کے سامنے صاف شفاف پانی کی نہر بہہ رہی ہو اور وہ شخص دن میں پانچ دفعہ غسل کرے۔ کیا اسکے بدن پر میل رہ سکتی ہے۔ صحابہ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ نہر کا پانی اسکے جسم سے تمام میل کو دور کر دے گا۔ حضور علیہ السلام فرمایا۔ یہی حال اس نمازی کا ہے۔ جو پانچ دفعہ وضو کر کے باجماعت نماز ادا کرتا ہے اس کے دل سے تمام شکوک شبہات اور غلاظتیں دور ہو جائینگی

اسی طرح قرآن مجید میں آتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر" یعنی نماز فحشاء اور منکر سے روکتی ہے عربی زبان میں "فحشاء" ان بدیوں کو کہتے ہیں جن کا اثر فاعل کی ذات پر ہی پڑے۔ منکر ان برائیوں کو کہتے ہیں جن کا اثر دوسرے لوگوں پر پڑے غرضیکہ نماز تمام قسم کی برائیوں سے روکتی ہے

پس اصلاح نفس کی شاہراہ "الصلوٰۃ" ہے جو اس شاہراہ پر چلے گا۔ وہ اپنے مقصد کو پائے گا

تیرھواں ذریعہ اصلاح نفس کا "توبہ" ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے "التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ" یعنی جو شخص اپنے کئے ہوئے گناہوں کی معافی خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے پھر وہ آئندہ رک جاتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ نہیں کیا یا اس کی مثال اس بچہ کی سی ہے جو گناہوں سے معصوم ہو۔ صرف اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ جس نے گناہوں کی معافی کا دروازہ کھولا ہے عیسائیت کا یہ عقیدہ ہے کہ آدمی کے گناہ معاف نہیں ہوتے جب تک کہ وہ کفارہ پر ایمان نہ لائے۔ آریہ مذہب نے تو انتہا کو ہاتھ لگا دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک انسان اپنے گناہوں کا مزہ چکھ نہیں لیتا۔ اس کے گناہ معاف نہیں ہوتے۔ اس طرح انہوں نے مسئلہ تناسخ گھڑ لیا ہے۔ یعنی انسان اپنے گناہوں کی وجہ سے مختلف جونیں بدلتا رہتا ہے۔ اسلام کہتا ہے ایک گناہ کرنے والا اپنے رحیم کریم خدا کے سامنے عاجزی اور انکساری کے ساتھ جاتا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے۔ خدا اسکے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

چودھواں ذریعہ اصلاح نفس استغفار ہے

استغفار کا مطلب یہ ہے کہ بندہ خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرے اے میرے مولا تو اپنی جناب سے مجھ شربت کافوری پلا۔ جس کے اثر سے وہ تمام قوتیں جو برائی پر برانگیختہ کرتی ہیں زائل ہو جائیں۔ تب خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو اپنے ہاتھ سے شربت کافوری پلاتا ہے۔ جس کے اثر سے اس کے دل سے تمام برائی کے جذبات۔ حساسات دور ہو جائیں گے۔ اسکے بعد خدا تعالیٰ اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت اپنے بندے کو شربت زنجبیلی پلاتا ہے۔ جو بندے کے دل میں محبت اور عشق کی آگ بڑھکاتا ہے۔ وہ آگ ماسوا اللہ کو بھسم کر دیتی ہے اور خرمن عصیاں کو خاکستر کر دیتی ہے۔

پندرھواں ذریعہ اصلاح نفس کا زکوٰۃ اور صدقات ہیں۔ زکوٰۃ کا لفظ زکی سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں پاک کرنا۔ لیکن اسلامی اصطلاح میں زکوٰۃ اس مال کو کہتے ہیں۔ جو مقررہ نصاب کے ماتحت اپنے مال سے خلیفہ وقت کی معرفت غرباء و یتامیٰ اور تبلیغ اسلام کے لئے بیت المال میں جمع کرایا جاتا ہے۔ کیونکہ انسان اپنے مال کو بڑھانے کے لئے بہت سے ناجائز طریق اختیار کرتا ہے۔ ناجائز طریقوں سے انسان کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ مقرر کر دی ہے۔ جو شخص اپنے مال سے مستحقین کے لئے حصہ نکالتا ہے وہ شخص کبھی بھی ناجائز طریقے اپنے مال کو بڑھانے کے لئے اختیار نہیں کرے گا۔ پس زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان ان تمام اشغال اور افعال یعنی چوری۔ خیانت وغیرہ سے بچ جائے گا۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (مینیجر)

قوم سبا۔ سیلاب - اور ہم!

منقول از روزنامہ مغربی پاکستان لاہور ۵ر اکتوبر ۱۹۵۰ء

ان دنوں پنجاب کے بہت بڑے حصہ کو غیر متوقع متواتر بارش اور سیلاب عظیم کا سامنا کرنا پڑا۔ جو ایک آفت کی شکل میں نمودار ہوا۔ اس آفت کا ایک یا دو ضلعوں پر نہیں بلکہ مشرقی ومغربی پنجاب کے کئی ضلعوں پر اثر ہوا۔ فصلیں برباد ہو گئیں۔ مال مویشی بہہ گئے اور ابھی معلوم نہیں کہ کتنا جانی نقصان ہوا ابھی نقصان کے اعداد وشمار جمع نہیں کئے گئے مگر حکومت کا اندازہ ہے کہ نقصان کئی کروڑ مالیت کا ہوا ہے علاوہ ازیں سیلاب زدہ علاقہ میں اگلی فصل کی کاشت بھی مشکل ہے۔ یہ سیلاب ایک اجتماعی فساد کی شکل میں نمودار ہوا۔ اور اہل بصیرت کے لئے نہایت عبرت انگیز ہے۔ یہ سیلاب ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے جس سے انسان کو سبق ملتا ہے کہ وہ گذشتہ واقعات و احوال کی روشنی میں اپنے واقعات و احوال کو پرکھے اور ان کی اصلاح کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

وما کان ربك لیھلك القری بظلم و اھلھا مصلحون ٥

اور نیز ترا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ظلم سے تباہ کر دے حالانکہ اس کے باشندے نیک عمل کرنے والے ہوں۔)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر اگلے لوگوں کے حالات بیان فرمائے کہ ان لوگوں نے کس طرح انبیاء کرام کو جھٹلایا۔ کفران نعمت کیا اور کس طرح ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ ایسی قوموں میں ایک قوم سبا بھی گذری ہے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ ان قصص کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔ اور نیکی کی راہ پر چلیں۔ چنانچہ ہم اس مضمون میں صرف سیل عرم کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ واقعہ تاریخی حیثیت سے بھی بہت عجیب اور عظیم الشان ہے اور ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے عبرت آموز بھی۔ ہم بھی سیل عرم اور اپنے موجودہ سیلاب سے بہت کچھ نصیحت حاصل کر سکتے ہیں اور یقیناً کرنی چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں سال پہلے علاقہ یمن میں قوم سبا آباد تھی۔ ان کا سب سے پہلا بادشاہ عبدشمس بن یشجب بن یعرب بن قحطان تھا اس نے ۴۸۴ سال حکومت کی۔ چونکہ عبدشمس نے سب سے پہلے عرب میں غلامی کا طریقہ جاری کیا تھا اس لئے اس کو سبا کا لقب دیا گیا اور تمام قوم کو بھی سبا سے موسوم کیا گیا۔ ان کا دار الخلافہ یارب تھا۔ صنعاء بھی اسی ملک کا ایک خوشنما منظر شہر تھا۔ جو سرسبزی۔ شادابی و عالیشان عمارات اور قسم قسم کے دلفریب مناظر میں اپنی مثل نہیں رکھتا تھا اس کی آب وہوا نہایت خوشگوار تھی۔ لوگ ہر اعتبار سے بڑے تنعم میں زندگی گذارتے تھے۔ اسی ملک یمن میں قصر غمدان بھی تھا۔ جو صناعی کا کمال نمونہ تھا۔ اس میں بیس منزلیں تھیں۔ ہر ایک منزل دس گز اونچی تھی۔ ان میں آئینے مزین تھے۔ اس محل میں یکصد کمرے تھے۔

قوم سبا زراعت اور دیگر ضروریات کیواسطے پانی کے لئے بارش پر انحصار رکھتی تھی۔ برسات میں پانی ندی نالوں کے ذریعہ دستیاب ہوتا سال بھر کے لئے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ یہ لوگ باہمی جنگ وجدل میں مبتلا ہو گئے۔ جب ملکہ بلقیس تخت شاہی پر متمکن ہوئی تو اس نے پانی جمع کرنے کا نہایت اعلےٰ انتظام کروا دیا۔ یہ وہی بلقیس ہے۔ جو حضرت سلیمان کی خدمت میں حاضر ہو کر خدا پر ایمان لے آئی تھی۔ بلقیس نے یہ انتظام کیا کہ دو پہاڑوں کے درہ کو جو تین میل مربع تھا۔ بڑی بڑی چٹانوں کو سیسے اور لوہے سے ملا کر آہنی بند بنا دیا تھا۔ اور تمام ندی نالوں کا پانی اس میں ڈال دینے کا انتظام کر دیا۔ یہ پانی تمام سال جمع رہتا صناعوں

(باقی صفحہ پر)

پاکستان اور مسلم لیگ کی مخالفت میں مجلس احرار کے کارنامے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ دن دُور نہیں جب مسلم لیگ کی طاقت کو پاش پاش کر دیا جائیگا۔" (حبیب الرحمٰن)

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

مسلمانوں کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ نے پاکستان کا مطالبہ کیا۔ یہ مسلمانوں کا جائز حق تھا۔ سوائے چند لوگوں کے جن میں خاکسار۔ احرار۔ نیشلسٹ تھے باقی سب نے مسلم لیگ کی آواز کی حمایت کی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے بدیں الفاظ اعلان فرماتے ہوئے ہندوستان کے احمدیوں کو حکم صادر فرمایا کہ

"تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخاب میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔ اس طرح کہ

(۱) جس قدر احمدیوں کے ووٹ ہیں وہ اپنے حلقہ کے مسلم لیگی امیدوار کو دیں۔

(۲) میرا تجربہ ہے کہ احمدیوں کی نیکی اور تقویٰ اور سچائی کی وجہ سے بہت سے غیر احمدی بھی ان کے کہنے پر ووٹ دیتے ہیں۔ پس میری خواہش یہ ہے کہ .... تمام احمدی اپنے ووٹ مسلم لیگ کو دیں۔"

(الفضل ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۵ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے جن لوگوں کو تعاون کا یقین دلایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ تمام لوگ اپنے حلقہ سے کامیاب ہوتے۔ ایک طرف مسلم لیگ مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کے لئے جدوجہد کر رہی تھی۔ تو دوسری طرف ہندو۔ سکھ اور دوسرے لوگ مسلمانوں کو برباد کرنے کے لئے پورے زور کے ساتھ متفقہ محاذ قائم کئے ہوئے تھے۔ مگر ہندوؤں کو اپنے محاذ پر کامیابی محال نظر آتی تھی۔ اس لئے انہوں نے مسلمانوں میں سے چند غدار لوگوں کو چند ٹکوں کے بدلے خرید لیا۔ تاکہ وہ مسلمانوں کو ختم کرنے میں ہندوؤں کا ہاتھ بٹا سکیں۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑا کارنامہ آل انڈیا مجلس احرار نے یہ سرانجام دیا۔ کہ دہلی میں ایک جلسہ منعقد کر کے احراری لیڈروں نے ہندوؤں کو پورے زور کے ساتھ یقین دلایا۔ کہ وہ لیگی مسلمانوں کے خلاف ہر رنگ میں ان کی مدد کریں گے۔ بلکہ ان سے بھی آگے بڑھ کر ان مسلمانوں کو ختم کر دیں گے۔ چنانچہ شیخ حسام الدین صدر مجلس احرار ہند نے کہا۔

"اب وقت آگیا ہے: کہ لیگ کی مفسدہ پردازیوں کے خلاف مزاحمت کی دیوار کھڑی کر دی جائے۔"

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے کہا۔

"وہ دن دور نہیں جب مسلم لیگ کی طاقت کو پاش پاش کر دیا جائے گا۔"

احراری امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا۔

"مسلم لیگی اپنے برطانوی آقاؤں سے خاموش رہنے کو کہہ کر میدان میں جائیں وہ دور دھمکیاں دیتے ہیں۔ ہم ان کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو سکتے ؎

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

چنگیز خان اور ہلاکو کی دھمکیاں دینے والے مقابلہ پڑنے پر دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔" (اخبار شہباز ۳۰ر اپریل ۱۹۴۶ء)

اس جلسہ میں احرار نے پنڈت جواہر لال نہرو کو خاص طور پر مدعو کیا ہوا تھا۔ اور انہیں پورا پورا یقین دلایا کہ احراری ان کے ساتھ ہیں۔ اور مسلمانوں کو کچلنے اور نقصان پہنچانے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ پنڈت نہرو ہی اس محاذ کے سب سے بڑے جرنیل سمجھے جاتے تھے۔ لیڈران احرار نے مسلمانوں کو کچلنے اور نقصان پہنچانے کا وعدہ جو ہندوؤں سے کر رکھا تھا اس کو عملی جامہ اس وقت پہنایا۔ جب وزارتی مشن ہندوستان کی آزادی کا پیغام لے کر آیا۔ چنانچہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر (جو احرار کے سابق جنرل سیکرٹری تھے۔ اور ۴ر جون ۱۹۴۶ء تک قائد احرار بھی تھے) نے ایک مضمون اخبار زمزم مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۶ء میں شائع کیا۔ جس میں مسلم لیگ کے خلاف یا بالفاظ دیگر جمہور مسلمانان ہند کے خلاف احرار نے جن ریشہ دوانیوں اور فریب کاریوں کا ارتکاب کیا۔ ان کا کسی قدر ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ احرار اس درجہ اس لئے گر گئے کہ

"عام انتخابات میں مسلم لیگ کو اکثر صوبوں میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ اور احرار کو انتخابی کشمکش کے بعد شکست فاش نے ایک نئے مسلک پر آمادہ کر دیا۔" آگے چل کر لکھتے ہیں

"میں نے احرار کو سمجھایا۔ کہ جس طرح دیول کانفرنس میں ہم غیر جانبدار رہے تھے اب وزارتی مشن کے متعلق بھی ہمیں اپنی وہی روش قائم رکھنی چاہیئے۔ ملت نے مسلم لیگ کو نمائندگی کی سند دی ہے اب پاکستان مانگنا یا نہ مانگنا مسلم لیگ کا کام ہے۔ ہمیں پاکستان کی مخالفت کر کے مسلمانوں کو یہ سمجھنے اور کہنے کی گنجائش نہیں دینی چاہیئے۔ کہ انگریز اور ہندو کے پاس جا کر بھی ہم اپنی قوم کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کے حصول مقصد میں حائل ہوتے ہیں۔..... انگریز اور ہندو سے جب معاملہ ہو رہا ہو۔ تو ہمیں اختلافی روش اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔"

کیسی معقول اور دور اندیشی پر مبنی دلیل تھی۔ لیکن احرار پارٹی پر اس کا کوئی بھی اثر نہ ہوا۔ اور وہ حسب معمول ذاتی اغراض کی خاطر قوم اور ملت کے ساتھ غداری کرنے سے باز نہ رہ سکی۔ چنانچہ بالفاظ اظہر صاحب

"مسلم لیگ اور پاکستان کے مخالف فیصلہ تھا کہ اس وقت ڈٹ کر مخالفت کرنی چاہیئے" اس کی وجہ نہایت رازدارانہ طور پر اظہر صاحب کو خاص معتمد سمجھ کر جو بتائی گئی۔ وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے۔

"مجھے ایک دوست نے علیحدہ لے جا کر کہا کہ پاکستان کی مخالفت کے ریزولیوشن کی تائید کرو۔ تو وزارت مل جائے گی..... پھر مجھ سے اس دوست نے سوال کیا کہ صاف صاف بتاؤ کانگرس کے حلف نامے پر دستخط کر کے وزارت لینے کو تیار ہو یا نہیں"

یہ تھی احرار کی جمہور مسلمانان ہند سے غداری کرنے کی اصل وجہ کہ کانگرس کے دستر خوان کے چند ریزوں کی خاطر وہ پاکستان کی مخالفت میں منہمک ہو گئے۔ اور اس طرح ملت فروشی کا ایک اور ثبوت مہیا کر دیا۔ دوسرا واقعہ مظہر علی صاحب اظہر نے یہ بیان کیا۔ کہ اس موقعہ پر انہوں نے ایک تجربہ کار انسان کے طور پر اپنے ساتھیوں کو ایک اور بھی بتایا۔ جس میں احتیاط کا خاص پہلو مدنظر رکھا گیا تھا۔ لیکن جوش غداری میں ان کے ساتھیوں نے اس سے بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"میں نے یاد دلایا کہ پاکستان کی مخالفت کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں جب تک ۴۵ فی صدی حقوق کا فیصلہ کانگرس اور ہندو سے قطعی طور پر نہ کرا لیا جائے۔ جب تک یہ کام نہ ہو جائے۔ پاکستان کی مخالفت کر کے مسلمانوں میں باہمی کشمکش نہ جاری کرنی چاہیئے۔"

مطلب یہ کہ اظہر صاحب کو اس بات کا یقین نہ تھا کہ کانگرس احرار کے ساتھ کئے ہوئے قول و اقرار پر قائم رہے گی۔ اور وہ یہ چاہتے تھے کہ جمہور مسلمانوں سے غداری کا ٹیکہ اس وقت تک نہ لگوایا جائے جب تک کہ کانگرس اور ہندوؤں سے اپنے مقصد کے حصول کے متعلق پورا پورا اطمینان نہ کر لیں۔ لیکن ان کے جلد باز ساتھیوں نے اس مشورہ کو بھی قابل اعتناء نہ سمجھا۔ اور وہ کانگرس کے زبانی وعدے سے مطمئن ہو کر پاکستان کی مخالفت پر تل گئے۔ چنانچہ بالفاظ اظہر صاحب

"مجلس احرار کے کارکنوں نے ۴۵ فی صدی کا فارمولا قطعی طور پر منظور کئے بغیر ہی وزارتی مشن کے روبرو اور جلسہ عام میں پاکستان کی مخالفت شروع کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہے اور غیر مسلموں کی بات وزارتی مشن نے قبول کر لی۔"

اس سلسلے میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ جب والسرائے ہند کانگرس کے دباؤ کے ماتحت مسلمانوں کے حقوق سے اغماض اختیار کر رہے تھے تو

"جمعیت العلماء مجلس احرار اور دوسری جماعتوں کے محترم راہنما کانگرس کی فتح اور مسلم لیگ کی شکست کو خندہ پیشانی سے ملاحظہ فرماتے رہے اور یہ نہ سمجھ سکے۔ کہ جناح کی شکست کے ساتھ شیخ الہند اور امیر شریعت کی شکست بھی لازم ہے۔"

پھر نتیجہ کے طور پر لکھتے ہیں

"مجھے امید نہ تھی۔ کہ قوم پرور جماعتوں (مثلاً احرار) کے ذمہ دار ارکان اس حد تک جا چکے ہیں کہ وہ بھی کانگرس کی طرح مسلم لیگ کو شکست دینے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اور اس کے لئے کانگرسی حکومت سے کٹواتے کٹواتے اپنی ناک کٹوانے سے بھی نہیں کتراتے۔"

ہم نے تفصیل کے ساتھ احرار کی اپنی ہی تحریروں سے ان کی اسلام سے غداری اور ملت فروشی کو ثابت کر دیا ہے۔ اگر احرار کی تمام سابقہ غداریوں اور ملت فروشیوں اور نقصان رسانیوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو اس وقت احرار نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ ایسا خطرناک اور اس قدر نقصان رساں ہے کہ مسلمانوں کو اس سے محفوظ رہنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے اور اس کی یہی ایک صورت ہے کہ ان کی کسی بات پر کان نہ دھریں۔ اور نہ ان کے کسی مشورہ پر عمل کریں۔ بلکہ ہر جگہ یہ کوشش کی جائے کہ جو لوگ ابھی تک احرار کے دام تزویر میں پھنسے ہوئے ہوں انہیں اصل حالات سے آگاہ کر کے اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کا فرض یاد دلایا جائے۔ تاکہ وہ احرار کی غداریوں اور ملت فروشیوں کے آلہ کار بن کر دین و دنیا کو برباد نہ کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اٹھرا و حبس حیض — اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ :- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

درخواستہائے دعا

میرے محترم بزرگوار جناب میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا چلے آرہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں مودبانہ درخواست ہے۔ کہ ان کی فراخ حالی کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار نذیر احمد سیالکوٹی جودھامل بلڈنگ لاہور)

(۲) میرا بھانجا عزیزم مامون احمد ابن شیخ عبد الواحد صاحب فاضل مبلغ ایران بہت دنوں سے ملیریا بخار میں مبتلا ہے۔ بیحد کمزور ہو گیا ہے۔ نیز میرے اباجان بھی دماغی امراض میں مبتلا ہیں۔ کچھ بڑھاپا اور کچھ بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

(امۃ النصیر بنت شیخ محمد حنیف صاحب کیتال کالونی پاکپتن۔)

(۳) میرا چھوٹا بھائی عزیز مبشر احمد عرصہ قریباً چھ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حیات خان احمدی محرر کوارٹر ماسٹر آفس وارڈ سس ملتان

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے۔ اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر اکتوبر ۱۹۵۵ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں اور وی۔پی کا انتظار نہ کریں منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ (مینجر)

۱۲۸۷۸

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر پی۔ ایس۔ سی (آنرز) ایل۔ ایل بی۔ پی سی ایس ڈپٹی کسٹوڈین لائل پور

مقدمہ ۷۹/۸ بابت سال ۱۹۴۹ء

سید محمد۔ سلطان محمد۔ فتح محمد۔ پسران محمد الدین ذات رائیں چک ۳۴۸ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

بنام

دیوان چند۔ گھنارام حال آباد ملک بھارت۔
(۲) ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی۔ لائل پور

دعویٰ درخواست استقرار حق بدیں امر کہ مدعیان کی ملکی اراضی کیلہ جات ۱ تا ۴ عہ نصف ۷۔۹۔۱۰ نصف مربعہ ۴۲ واقعہ چک ۳۴۹ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ نزد دیوان چند ولد گھنیشارام عرصہ ۲۰ سال کے لئے ذرخرلف ۱۹۳۲ء تا ربیع ۱۹۵۲ء رہن تھی۔ مدعیان نے بالعوض ۱۲۰۰/- روپیہ فک کرالی ہے۔

بنام :- ۱۔ دیوان چند۔ گھنارام حال ملک بھارت
(۲) ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی۔ لائل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان دیوان چند۔ گھنارام مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار بذا بنام دیوان چند گھنارام مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر دیوان چند گھنارام مذکور تاریخ یکم ماہ نومبر ۱۹۵۰ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت بذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

تمام خوانہ پوشیدہ امراض کا

قطعی اور کامیاب علاج کی گرانٹی کیلئے بمبئی کے مشہور و پسندیدہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں اگر آپ بچپن کی غلط کاریوں سے یا اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو بالکل تباہ اور برباد کر چکے ہوں یا ہر قسم کے علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہوں تو آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ بلکہ زندگی کا صحیح لطف اٹھانے کے لئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سے ملاقات کریں۔ خاص مردانہ کمزوری خواہ کسی وجہ سے بھی ہو گئی ہو کے علاوہ بواسیر کا علاج بھی ایک ہفتہ میں گرانٹی سے کیا جاتا ہے کے ایڈریس کا اچھی طرح خیال کریں۔

پتہ :- ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا بمبئی دواخانہ رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انارکلی لاہور جو صاحب تشریف نہ لا سکتے ہوں۔ جواب کے لئے چھ پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں۔

صبح ۹ سے ۱ بجے تک :- شام ۳ بجے سے ۷ بجے تک

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

دواخانہ خدمت خلق

حب مروارید عنبری دل، دماغ اور اعصاب کی کمزوری کا تیر بہدف علاج جو ہم نے خالص موتیوں سے تیار کی ہے قیمت ۶۰ گولیاں سولہ روپے

حب اذ جوبنی جوبنی جوانی کی کمزوری کا بہترین علاج مادۂ حیات کو زیادہ کرنے والی ہر قسم کے کشتوں اور زہروں سے پاک جو جوانوں کیلئے مفید ہوتے ہیں۔ قیمت پچاس گولیاں چار روپے۔

اکسیر شباب بوڑھوں کے لئے تریاقی قوت پیدا کرنے کا اعلیٰ ذریعہ نہایت ہی اعلیٰ اجزاء سے تیار کی ہوئی دوا۔ جو سب جوانی کے ساتھ اسے استعمال کیا جائے زیادہ اچھا اثر رکھتی ہے قیمت ۲۰ خوراک ... چھ روپیہ۔

ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمت خلق "ربوہ" ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

دو طاقت بخش تحفے

لبوب کبیر درجہ خاص تمام مفرحات و جنہوں کے علاوہ سونا چاندی، زعفران عقیق یاقوت اور مرجان وغیرہ قیمتی اجزاء کا مرکب ہے مقوی دل و دماغ اور دماغ سے اعصاب کو طاقت دے کر رنگ نکھارنے والا لاجواب۔ نشاط انگیز تحفہ ہے

زد جام عشق یہ گولیاں معدہ میں پہنچنے کے بعد بڑی سرعت سے خون میں جذب ہو جاتی ہیں اور ان کے لطیف اجزاء پٹھوں کے مرکز اعلیٰ میں تحریک پیدا کر کے کمر کے ... وقت کی کمزوری ... موسم سرما کا خاص تحفہ ہے

مطب حکیم ... لاہور

۱۲۸۷۶

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی بی ایس سی (آنرز) ایل ایل بی۔ پی۔ سی۔ ایس۔ ڈپٹی کسٹوڈین ضلع لائل پور

مقدمہ ۱۰۱/۵۹ بابت سال ۱۹۵۰ء

عبد الرحمن ولد محمد شادی ذات راجپوت مالک رحمان انجینئرنگ ورکس ہربنس پورہ ۱ لائل پور

بنام :- ایم۔ ایل دیوانہ (۲) دیوان چند حال ہندوستان (۳) ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی۔ لائل پور

درخواست زیر دفعہ ۱۸ آرڈیننس ۱۵ نمبر ۱۵ قرار دیے جانے اس امر کے کہ مشینری نصب کردہ کارخانہ رحمان انجینئرنگ ورکس ہربنس پورہ نمبر ۱ جائداد متروکہ نہیں ہے۔

بنام - ایل۔ ایل۔ دیوانہ (۲) دیوان چند

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان ایم۔ ایل دیوانہ اور دیوان چند مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار بذا بنام ایم۔ ایل۔ دیوانہ اور دیوان چند مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ایم۔ ایل دیوانہ۔ دیوان چند مذکور تاریخ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت بذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ...... مہر عدالت

تمام جہان کیلئے آسمانی پیغام

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

قاعدہ یسرنا القرآن

(مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن

ملنے کا پتہ :- دفتر یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

ہدیہ: قاعدہ مکمل دس آنے۔ پچاس یا زائد آٹھ آنے۔ حصہ اول چار آنے۔

قرآن مجید: بے جلد ساڑھے پانچ روپے یا زائد پانچ روپے فی کاپی۔

مجلد سادہ: پانچ یا زائد ساڑھے چھ روپے فی کاپی۔ پارہ جات اول تا دہم چار آنے فی پارہ۔ پارہ عم چار آنے۔

تریاق اٹھرا :- حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین رجسٹرڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوم سبا۔ سیلاب۔ اور ہم!

نے نہایت کاریگری سے یہ بند بنایا تھا۔ اس میں تین درجے رکھے گئے تھے۔ جو بالترتیب حسب ضرورت کھولے جاتے تھے۔ سب سے پہلے پانی ایک بڑے حوض میں جمع کیا جاتا۔ جس میں سے بارہ نہریں نکالی گئی تھیں۔ یہ نہریں اس طریقہ سے بنائی گئی تھیں کہ بیک وقت تمام اطراف کو ایک رفتار اور ایک مقدار سے پانی جاتا اور تمام کھیتوں کو بیک وقت پانی مل جاتا۔

قدرت سے ملک یمن کو اس قدر آسائش و زیبائش بخشی گئی تھی۔ کہ اسے دنیا میں جنت کا نمونہ بنا دیا تھا۔ لوگوں کے گھروں میں دائیں بائیں باغ تھے۔ جن پر پھل اس کثرت سے لگتا تھا کہ اگر ایک شخص زنبیل کو صرف سر پر رکھ کر گذرتا تو ہر قسم کے میووں سے بھر جاتی۔ پھل کی طلب، دکھیل میں ان کو اپنے ہاتھ سے توڑنے کی تکلیف نہیں کرنا پڑتی تھی۔ ہوا صحت افزا اور خوشگوار تھی۔ پانی کی بہتات تھی۔ زمین زرخیز تھی۔ قوم سبا کے ملک میں مچھر۔ کھٹمل اور بچھو نہیں تھے۔ کپڑوں میں نہیں پڑتے تھے۔ بلکہ جو مسافر وہاں پہنچتا اس کے کپڑوں سے بھی مر جاتے۔

اس کے علاوہ قوم سبا کو یہ نعمت حاصل تھی کہ یمن سے لے کر شام تک کا تمام راستہ نزدیک نزدیک گاؤں سے آباد کر دیا تھا۔ تاکہ ان لوگوں کو سفر کرتے وقت کسی قسم کی کوفت نہ محسوس ہو۔ ان دونوں ملکوں کے درمیان چار ہزار سات سو گاؤں آباد تھے۔ یہ لوگ رات دن سفر کرتے اور آبادی کی وجہ سے مسافت میں تھکاوٹ اور اکتاہٹ نہ محسوس کرتے اللہ تعالیٰ نے قوم سبا کو یہ تمام آرام و آسائش عطا فرما کر صرف یہ حکم دیا تھا کہ اپنے رب کو پہچانتے رہو۔ اور شکر گذاری کرتے رہو۔ قرآن کریم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم کچھ عرصہ اطاعت و شکر گذاری میں مصروف رہی مگر بعد میں شیطان پر سوار ہو گیا اور اس نے بدمستیاں شروع کر دیں۔ خدا کو بھول بیٹھے کفران نعمت کیا۔ اس قوم میں تیرہ پیغمبر آئے۔ مگر انہوں نے ان کی تکذیب کی۔ آخری پیغمبر ان کے بادشاہ ذوالاذعار کے زمانہ میں آئے ان کو انہوں نے بہت ایذا دی

ان لوگوں کی طبیعت میں اس قدر ناز پیدا ہو گیا تھا کہ جب ان کی خواہش کے مطابق یمن سے شام تک سفر آسان کر دیا گیا تو کہنے لگے کہ گاؤں نزدیک ہونے سے سفر کا لطف نہیں آتا۔ ان دونوں دوری ہونی چاہیئے۔ نیز اس قوم کے امیروں میں غرور پیدا ہو گیا کہ جس راہ پر اور جس آسانی سے امیر سفر کرتے ہیں غریب بھی اسی راہ پر اسی آسانی سے سفر کرتے ہیں۔ انہوں نے اس وجہ سے بھی دوری طلب کی۔ کہ غریب سفر نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی ایسی حرکات پسند نہ آئیں۔ پیغمبروں کے ذریعہ ان کو سمجھایا وہ باز نہ آئے۔ اور آخر عذاب الٰہی نازل ہوا

قوم سبا کو علم نجوم کے ذریعے معلوم تھا کہ ان کی بربادی چوہوں کے ذریعہ سے ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے سد مارب میں جہاں کہیں سوراخ تھا وہاں بلیاں باندھ دی تھیں۔ مگر جب بند کے ٹوٹنے کا وقت آیا تو سرخ چوہے کے حملہ سے بلی بھاگ گئی اور اس نے اندر گھس کر سوراخ کر دیا۔ آدمی رات کو بند ٹوٹ گیا اور تمام ملک میں سیلاب آ گیا۔

وہ مضبوط دیوار جس کا طول تین میل تھا اور جس کو کئی آدمی مل کر بھی نہیں ہلا سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے چوہے جیسے حقیر جانور سے برباد کروا دیا۔ باغات عالیشان محلات آن کی آن میں زمین سے مل گئے وہ قوم جن کا سفر بھی باعث راحت تھا اور جس نے آسائش سے اکتا کر دوری کی خواہش کی تھی۔ پریشان کر دی گئی۔ کوئی شمال کو گئے کوئی جنوب کو کوئی مشرق کو چلا اور کوئی مغرب کو۔ اہل سبا کفران نعمت اور سرکشی کی وجہ سے مورد عذاب ہوئے اور آج سوائے قصہ کہانی کے کچھ نہیں رہا۔ نہ وہ باغ رہے۔ نہ محلات رہے۔ نہ سڑکیں نہ سرائیں۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیا ہے۔ فاعرضوا فارسلنا علیھم سیل العرم وبدلنٰھم بجنتیھم جنتین ذواتی اکل خمط واثل وشیء من سدر قلیل ذالک جزینٰھم بما کفروا وھل نجزی الا الکفور ہ (سورۃ سبا)

(پھر انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر بھیج دیا بڑے زور کا سیلاب اور ان کو ان باغوں کے بدلے دیئے وہ ایسے باغ جن کے پھل بدمزہ تھے اور جھاڑ کی دیا تھی اور کچھ تھوڑی سی بیری۔ یہ ہم نے ان کو اسی ناشکری کی سزا دی اور ہم اسکو سزا دیتے ہیں جو ناشکرا ہو) پھر ذکر آتا ہے۔ فقالوا ربنا بٰعد بین اسفارنا وظلموا انفسھم فجعلنٰھم احادیث ومزقنٰھم کل ممزق۔ ان فی ذالک لاٰیٰت لکل صبار شکور ہ (سورت سبا)

(پھر کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار دوری ڈال دے ہمارے سفروں میں اور انہوں نے آپ اپنے اوپر ظلم کیا تو ہم نے ان کو کر ڈالا کہانیاں اور ان کو چیر چیر کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا بیشک اس میں بہتری نشانیاں ہیں۔ صبر کرنیوالے شکر گذار کے لئے) اوپر کے بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو عذاب قوم سبا پر نازل ہوا وہ نتیجہ تھا محض ان کے اپنے اعمال کا۔ اب ہماری آنکھوں کے سامنے اس سیلاب نے بھی بستیوں کی بستیاں تباہ کر دی ہیں۔ یہ بھی یقیناً ہمارے اپنے اعمال ہیں یہ سیلاب ایک تازیانہ کی حیثیت رکھتا ہے تاکہ ہم اپنے اعمال کو درست کر لیں۔ ضروری ہے کہ ہم اس سیلاب عظیم سے عبرت حاصل کریں۔ قوم کا ہر فرد اپنے اعمال کا محاسبہ کرے۔ عہد کرے کہ حتی الوسع فرائض شعائر اسلامی کا پابند رہے۔ حدود اللہ کا احترام کرے۔ بغاوت سے اجتناب کرے۔ اور گذشتہ گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے ہر وقت نیکی کی طرف کوشاں رہے (مغربی پاکستان ۸ اکتوبر)

اوکاڑہ میں احراریوں کی فتنہ طرازی

اوکاڑہ ۴ اکتوبر۔ ایک سال سے اوکاڑہ میں احراریوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف دلآزاری اور اشتعال انگیزی کا سلسلہ شروع ہے۔ یکم اکتوبر بروز اتوار ایک سازش کے ماتحت جبکہ ہمارے سات افراد چک ۴۳ میں اوکاڑہ سے گئے تو احراریوں نے ایک جلوس بنا کر ہمارے ان آدمیوں کا پیچھا کیا اور چک مذکور میں جا کر ہمارے آدمیوں کو گالیاں دیں اور اشتعال انگیزی شروع کر دی اور مذکورہ سات افراد کے منہ پر سیاہی ملی اور ان پر مٹی اور کیچڑ پھینکا۔ اور ان کو دھکے دیتے ہوئے اوکاڑہ اسٹیشن پر لے آئے جہاں پر پولیس کے دو افراد نے ہمارے دوستوں کو پناہ دی اور تھانہ میں فون کر کے مزید سپاہیوں کو بلایا۔ اس اثنا میں بہت سے تماشائی پہنچ گئے پولیس نے ہمارے آدمیوں کو دو تانگوں پر بٹھایا تو احراریوں نے مزاحمت کرتے ہوئے تانگوں پر حملہ کر دیا لیکن ہمارے دوست تانگوں کے ذریعے تھانہ پہنچ گئے — اس موقعہ پر پولیس نے تانگہ والے اور تین چار حملہ آوروں کو تھانے بلایا — بعد ازاں احراریوں نے تمام شہر میں ڈھول پیٹ کر منادی شروع کر دی اور ایک بڑے ہجوم کے ساتھ شہر میں گالیاں دیتے اور گندے نعرے لگاتے پھرے اور یہ غلط اعلان کیا گیا کہ "پولیس نے ہمارے آٹھ معزز آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے" اور اس اعلان کے ذریعے تمام شہر میں ہڑتال کرائی۔ یہ ہجوم نعرے لگاتا ہوا مسجد احمدیہ کے پاس آیا اور ناچ کرتے ہوئے گالیاں دیتے ہوئے مسجد کے دروازہ میں داخل ہو کر صحن تک آیا اور پھر خود ہی باہر نکل گیا اگر اس وقت احباب صبر سے کام نہ لیتے تو فساد ہو جاتا۔ شام کے تقریباً چھ بجے جبکہ ہماری جماعت کے دو دوست چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوکاڑہ اور شیخ غلام قادر صاحب چوہدری صاحب کے چک سے واپس آ رہے تھے کہ ریلوے لائن کے قریب ان پر پتھراؤ کیا گیا۔ جس سے ہر دو صاحبان کو چوٹیں آئیں۔ (نامہ نگار)

ہم کشمیر کو آزاد کرانیکا تہیہ کر چکے ہیں — (ناظم الدین)

پشین ۴ اکتوبر۔ کل میاں امین الدین کی معیت میں گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین کی کوئٹہ سے یہاں آمد کے موقعہ پر قبائلیوں نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

کوئٹہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر قبائلی سرداروں نے اپنی روایتی مہمان نوازی کے نشان کے طور پر گورنر جنرل کی خدمت میں ۲۹ بھیڑیں پیش کیں جسے انہوں نے رفاہ عام کے کاموں کے لئے سرداروں کو واپس کر دیا

پشین سب ڈویژن کے قبائلی سرداروں کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے گورنر جنرل نے کہا کہ ؛ ...

"حکومت کا کام صرف امن عامہ برقرار رکھنا ہی نہیں ہے بلکہ اس کا یہ بھی کام ہے کہ وہ اقتصادی سماجی اور تعلیمی اعتبار سے عوام کی حالت میں اصلاح کرے تاکہ پاکستان دنیا کے ترقی یافتہ اور خوشحال ملکوں کے دوش بدوش کھڑا ہو سکے۔

خواجہ ناظم الدین نے کہا کہ مرکزی حکومت اور مقامی انتظامیہ بلوچستان کی پسماندہ حالت اور آپ کی ضروریات سے پوری طرح باخبر ہے اور صوبہ میں ترقی کی منظور شدہ اسکیموں پر عملدرآمد شروع کرنے میں گہری دلچسپی لی جا رہی ہے۔ نیز یہ کہ متعدد مزید منصوبے حکومت کے زیر غور ہیں — انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے پاس قدرتی ذرائع وافر ہیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ قدرت کے ان عطا کردہ ان ذرائع سے ہم فائدہ اٹھائیں۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ روم کا شہر ایک روز میں مکمل نہیں ہو گیا تھا۔ ترقی کے لئے وقت اور محنت شاقہ درکار ہے۔

کشمیر کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے گورنر جنرل نے اس کا اعادہ کیا کہ پاکستان کی حکومت اسوقت * تک چین سے نہیں بیٹھے گی۔ جب تک کہ کشمیر کے عوام کو اپنا فیصلہ آپ کرنے کا حق نہیں ملتا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ کے تصفیہ پر عوام کی تشویش سے حکومت اچھی طرح باخبر ہے

خواجہ ناظم الدین نے کہا کہ افغانستان کی حکومت پاکستان کے عوام کو اپنی طرف ملانے میں بالکل ناکام ہو چکی ہے ان کے پراپیگنڈے کا پاکستان میں مطلق کوئی اثر نہیں ہوا تھا اور اپنی مہم کی ناکامی کا انہیں خود احساس بھی ہو چکا تھا۔ پاکستان اپنے علاقہ پر کسی کو قدم رکھنے کی اجازت نہیں دے گا۔ اور بہر قیمت اپنی بڑی مشکل سے حاصل کی ہوئی آزادی کی حفاظت کرے گا۔ اس سے پہلے قبائلی سرداروں نے اپنے سپاسنامہ میں کشمیر کے متعلق ہندوستان کے غیر مصالحانہ رویہ کی مذمت کی تھی اور اقوام متحدہ سے درخواست کی تھی کہ کشمیر کے مسئلہ کے منصفانہ اور پرامن حل کے لئے وہ جلد کوئی مثبت اقدام کرے سرداروں نے مزید تعاونی ذخیرے آبپاشی کے منصوبوں پر جلد عملدرآمد اور تعلیمی سہولتوں کی بھی درخواست کی۔

بعد میں گورنر جنرل نے زمینداروں کے بنائے ہوئے کنوؤں کا معائنہ کیا۔ یاد ہوگا کہ ان کنوؤں کی تعمیر کے لئے حکومت نے قرض بھی دیا تھا۔ (استار)